THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

حالتِ حیض میں طلاق سے متعلق امام ابن القیمؒ کی فقہی آراء کا تحقیقی جائزہ

A SCHOLARLY REVIEW OF AMAM IBN AL-QAYYIM'S JURISTIC OPINIONS REGARDING RECITING TASMIYAH(AUDIBLY OR SILENTLY)IN PRAYER AND THERECITAION OF SURAH AL –FATIHAH BEHIND THE IMAM

Dr.Atta ur Rahman ,
Ph.d Islamic Studies, Qurtuba University of Scince and Information Technology Peshawar,Pakistan.
Email:attaurrahman9@gmail,com
Dr.Saleem Khan,
Ph.d Islamic Studies,Abdulwli Khan University Mardan Pakistn
Email:saleemkhanqari@gmail.com
Dr. Muhammad Tahir,
Ph.d Islamic Studies, Qurtuba University of Scince and Information Technology Peshawar,Pakistan.
Email: muahammadtahir146@gmail.com
Dr.Saeed Ahmad ,
Ph.d Islamic Studies, Qurtuba University of Scince and Information Technology Peshawar,Pakistan.

Abstract:
This study presents a research-based analysis of the juristic opinions of Imam Ibn al-Qayyim regarding the validity and legal implications of divorce (ṭalāq) pronounced during a woman's menstruation. The issue of ṭalāq in the state of menstruation has long been a subject of اختلاف *among classical Islamic jurists, with the majority of scholars considering it legally effective though sinful, while a minority—most notably Ibn al-Qayyim, following his teacher Ibn Taymiyyah—argue for its invalidity.*

"هَلْ يَقَعُ الطَّلَاقُ فِي الْحَيْضِ أَوْ فِي الطُّهْرِ الَّذِي وَاقَعَهَا فِيهِ فَأَمَّا الْمَسْأَلَةُ الْأُولَى ------الخ"۔

ترجمہ: کیا حیض کی حالت میں یا اس طہر میں جس میں ہم بستری کی گئی ہو طلاق واقع ہوتی ہے ؟۔ پہلا مسئلہ، پس اس حرام طلاق کے واقع ہونے کے بارے میں ہمیشہ سلف و خلف کا اختلاف چلا آرہاہے اور جس نے اس کے وقوع پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے ۔ اسے وہم ہوا ہے، اور اُس نے اپنے علم کی رسائی کے مطابق قول کیاہے۔ اور اُس پر یہ اختلاف مخفی رہ گیا۔ جب کہ دوسرے اس پر مطلع ہو گئے۔ اس لئے امام احمدؒ فرماتے ہے: کہ جس نے اجماع کا دعویٰ کیا ہے وہ جھوٹا ہے۔ اور اُسے معلوم نہیں کہ لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیاہے۔

فقہی رائے

اس عبارت سے امام ابن قیم الجوزیہؒ ایک اختلافی مسئلہ بیان فرمارہاہے: کہ عورت کو حالتِ حیض میں طلاق دی جائے۔ واقع ہو گی یا نہیں۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ حالتِ حیض میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ وَلِأَنَّهُ طَلَاقٌ مُحَرَّمٌ مَنْهِيٌّ عَنْهُ، فَالنَّهْيُ يَقْتَضِي فَسَادَ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ، فَلَوْ صَحَّحْنَاهُ لَكَانَ لَا فَرْقَ بَيْنَ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ وَالْمَأْذُونِ فِيهِ مِنْ جِهَةِ الصِّحَّةِ وَالْفَسَادِ---الخ۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

اس لئے کہ طلاق محرم منہی عنہ ہے، پس نہی، منہی عنہ کے فساد کا تقاضہ کرتا ہے۔ اگر اس طلاق کو ہم صحیح قرار دیں تو پھر طلاق منہی عنہ اور ماذون میں صحت اور فساد کے اعتبار سے کیا فرق رہ جائے گا۔

اس طرح امام ابن تیمیہؒ بھی فرماتے ہے۔ "لَا رَيْبَ أَنَّ الْأَصْلَ بَقَاءُ النِّكَاحِ وَلَا يَقُومُ دَلِيلٌ شَرْعِيٌّ عَلَى زَوَالِهِ بِالطَّلَاقِ الْمُحَرَّمِ؛ بَلْ النُّصُوصُ وَالْأُصُولُ تَقْتَضِي خِلَافَ ذَلِكَ. وَاَللَّهُ أَعْلَمُ"[1]۔

کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ نکاح میں اصل بقاء ہے اور طلاقِ محرم سے زوال نکاح پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے بلکہ نصوص اس کے مخالف ہے۔ امام ابن حزمؒ فرماتے ہے۔" قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: وَالْعَجَبُ مِنْ جُرْأَةِ مَنْ ادَّعَى الْإِجْمَاعَ عَلَى خِلَافِ هَذَا - وَهُوَ لَا يَجِدُ فِيمَا يُوَافِقُ قَوْلَهُ فِي إمْضَاءِ الطَّلَاقِ فِي الْحَيْضِ، أَوْ فِي طُهْرٍ جَامَعَهَا فِيهِ -: كَلِمَةً عَنْ أَحَدٍ مِنْ الصَّحَابَةِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ"[2]۔

امام ابن حزمؒ فرماتے ہے کہ اُس شخص کی جراءت پر تعجب ہے جو اس کے خلاف پر اجماع کا دعویٰ کرتا ہے۔ حالانکہ اُس کے قول کے موافق طلاق کو حالتِ حیض میں یا اس طہر میں جس میں جماع کیا ہو واقع کرنے کے بارے میں صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی سے بھی کوئی کلمہ مروی نہیں ہے۔

"أَدِلَّةُ الْمَانِعِينَ مِنْ وُقُوعِ الطَّلَاقِ الْمُحَرَّمِ

قَالَ الْمَانِعُونَ مِنْ وُقُوعِ الطَّلَاقِ الْمُحَرَّمِ: لَا يُزَالُ النِّكَاحُ الْمُتَيَقَّنُ إِلَّا بِيَقِينٍ مِثْلِهِ مِنْ كِتَابٍ-----الخ"۔

حرام طلاق کے وقوع سے انکار کرنے والوں کے دلائل: طلاق محرم کے واقع ہونے کا انکار کرنے والے کہتے ہیں: کہ نکاح جو کہ ایک امرِ یقینی ہے، اس کے زائل ہونے کے لئے اُسی کے مثل ایک یقینی امر چاہیے۔ کتاب اللہ، سنت یا یقینی اجماع سے۔ جب تم ان تین امور میں سے ایک دکھاؤ گے تو ہم نکاح کے حکم کو ختم کر دیں گے اور اس کے علاوہ نکاح کو ختم کرنے کا کوئی اور راستہ نہیں ہو سکتا یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے جب کہ بے شمار دلائل طلاق کے اِس حالت میں عدمِ وقوع پر دلالت کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یقیناً اس طلاق کو مشروع نہیں فرمایا اور نہ اس کی اجازت دی ہے۔ پس یہ مشروع نہیں ہے تو کیسے اِس کے نافذ ہونے اور صحیح ہونے کا قول کیا جا سکتا ہے؟ وَلَوْ وَكَّلَ وَكِيلًا أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ طَلَاقًا جَائِزًا، فَطَلَّقَ طَلَاقًا مُحَرَّمًا لَمْ يَقَعْ---الخ۔

کہ اگر کوئی شخص کسی کو وکیل بنائے کہ میری بیوی کو جائز طلاق دے تو اس نے حرام طلاق دے دی تو واقع نہیں ہو گی کیونکہ اُسے اس کی اجازت نہیں دی گئی تھی تو یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ مخلوق کا اذن طلاق کے واقع کرنے کے بارے میں معتبر ہو اور شارع کا اذن معتبر نہ ہو اور یہ بات معلوم ہے کہ مکلف اذن ہی کے ساتھ تصرف کرتا ہے تو جس کی اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے اجازت نہیں دی وہ اُس کے تصرف کا محل نہیں بن سکتا۔

اس طرح امام ابن تیمیہؒ مجموع الفتاویٰ میں لکھتے ہے: "فَإِنْ طَلَّقَهَا وَهِيَ حَائِضٌ أَوْ وَطِئَهَا وَطَلَّقَهَا بَعْدَ الْوَطْءِ قَبْلَ أَنْ يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا فَهَذَا " طَلَاقٌ مُحَرَّمٌ " بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ. وَتَنَازَعَ الْعُلَمَاءُ: هَلْ يَلْزَمُ؟ أَوْ لَا يَلْزَمُ؟ عَلَى " قَوْلَيْنِ ". وَالْأَظْهَرُ أَنَّهُ لَا يَلْزَمُ"[3]۔

پس جس نے بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی یا ہمبستری کے بعد طلاق دی۔ اس سے پہلے کہ اس کی حمل ظاہر ہو۔ تو یہ کتاب اللہ، سنت رسول اور اجماع مسلمین کی رو سے طلاق محرم ہے پھر اس کے وقوع اور عدم وقوع میں علماء کا اختلاف ہے اور اظہر یہ ہے کہ (یہ طلاق) لازم نہ ہو گی۔

امام ابن قیمؒ زاد المعاد میں فرماتے ہے: "وَلِأَنَّهُ طَلَاقٌ مُحَرَّمٌ مَنْهِيٌّ عَنْهُ، فَالنَّهْيُ يَقْتَضِي فَسَادَ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ-----الخ۔

---

[1] أحمد بن عبد الحليم بن تيمية الحراني مجموع الفتاوى ج33ص 101

[2] أبو محمد علي بن أحمد المحلىٰ بالاثار: [كِتَابُ الطَّلَاقِ]مَسْأَلَةٌ أَرَادَ طَلَاقَ امْرَأَةٍ لَهُ قَدْ وَطِئَهَا لَمْ يَحِلَّ ، ج9، ص377

[3] أحمد بن عبد الحليم بن تيمية الحراني مجموع الفتاوىٰ :ج33، ص 72

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

کیونکہ طلاق محرم سے منع کیا گیاہے پس نہی منہی عنہ کی فساد کا تقاضا کرتی ہے۔ اگر ہم اسے صحیح مان لے۔ تو منہی عنہ اور ماذون فیہ میں صحت اور فساد کی جہت سے کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ نیز یہ حضرات یہ بھی کہتے ہیں: کہ شارع نے اس کو منع اور حرام کیاہے کیونکہ شارع کو اس کا واقع کرنا مبغوض اور ناپسندیدہ ہے بلکہ اس کا وقوع مکروہ ہے۔ اس لئے شارع نے حرام کیاہے تاکہ وہ امر جو اس کے نزدیک مبغوض اور مکروہ ہے واقع نہ ہو۔ اور اسے صحیح قرار دینے اور نافذ کرنے میں اس مقصود کی ضد لازم آتی ہے۔ یہ حضرات یہ بھی کہتے ہیں: کہ جب منہی عنہ نکاح نہی کی وجہ سے صحیح نہیں ہوتا تو پھر نکاح اور طلاق میں کیا فرق ہے اور تم کیسے نکاح کو جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایاہے باطل قرار دیتے ہو اور طلاق کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیاہے اور اُس سے منع فرمایاہے صحیح قرار دیتے ہو، حالانکہ نہی تو دونوں جگہوں میں بطلان کا تقاضا کرتی ہے۔ پھر امام ابن قیمؒ زاد المعاد میں فرماتے ہے:" قَالُوا: وَيَكْفِينَا مِنْ هَذَا حُكْمُ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْعَامُّ الَّذِي لَا تَخْصِيصَ فِيهِ---الخ"۔

طلاق محرم کے وقوع کے انکار والے کہتے ہیں: کہ ہمیں اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کا عام حکم کافی ہے جس میں کوئی تخصیص نہیں کہ جو چیز بھی رسول اللہ ﷺ کے امر کے خلاف ہو وہ باطل اور مردود ہے۔ جیسا کہ صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے: كُلُّ عَمَلٍ لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔ کہ ہر وہ عمل جس پر ہمارا امر نہ ہو وہ مردود ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدّ: کہ جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا امر نہ ہو وہ مردود ہے۔ یہ اس بارے میں صریح ہے کہ حرام طلاق جس پر آپ ﷺ کا امر نہیں یہ باطل اور مردود ہے۔ پھر یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ یہ طلاق جسے آپ ﷺ نے حرام فرمایا ہے صحیح لازم اور نافذ ہے۔ اس میں آپ ﷺ کے رد کرنے کے حکم پر عمل درآمد کیوں نہیں کرتے۔ امام ابن قیمؒ پھر فرماتے ہے۔ "قَالُوا: وَأَيْضًا فَإِنَّهُ طَلَاقٌ لَمْ يَشْرَعْهُ اللَّهُ أَبَدًا-------------الخ"۔

نیز یہ حضرات کہتے ہیں: کہ یہ ایسی طلاق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے غیر مشروع کیا ہے اور یہ اجنبی عورت کو طلاق دینے کی مانند مردود اور باطل ہے۔ تمہیں یہ فرق نفع نہیں دے سکتا کہ اجنبی عورت طلاق کا محل ہی نہیں ہے اور اس کے برخلاف زوجہ طلاق کا محل ہے۔ یہ فرق اس لئے درست نہیں ہے کیونکہ زوجہ بھی حرام شدہ طلاق کا محل نہیں اور نہ شوہر ہی کو شارع نے اس طلاق کا مالک بنایا ہے۔

امام ابن قیمؒ آیات قرانیہ سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہے:" فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ إِنَّمَا أَمَرَ بِالتَّسْرِيحِ بِإِحْسَانٍ، وَلَا أَشَرَّ مِنَ التَّسْرِيحِ الَّذِي حَرَّمَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ-----------الخ"۔

پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے تسریح باحسان کا حکم فرمایا ہے اور چھوڑنے کا اس سے بدتر طریقہ اور کون سا ہو سکتا ہے جسے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے حرام فرمایا ہے اور عقد نکاح کا موجب دو میں سے ایک ہے یا تو عورت کو بھلائی اور خوبی کے ساتھ روکے رکھا جائے اور یا احسان اور خوش اسلوبی کے ساتھ چھوڑ دیا جائے۔ اور حرام طریقے سے چھوڑنا یہ ان دونوں اُمور سے ہٹ کر ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

"وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:﴿ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ﴾[4] وَصَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُبَيِّنِ ------الخ"۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہے: کہ اے پیغمبر (مؤمنوں سے کہدو) کہ جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کی عدت کے شروع میں طلاق دو۔ نبی ﷺ سے اس بارے میں وضاحت سے اس کلام کی مراد مروی ہے کہ مشروع اور ماذون طلاق وہ ہے۔ جو اس طہر میں دی جائے جس میں جماع نہ کیا ہو یا حمل کے ظاہر ہونے کے بعد دی جائے اور جو ان کے علاوہ ہو تو وہ عدت کا خیال کرتے ہوئے مدخول بہا کے حق میں طلاق نہیں ہے۔ لہذا یہ طلاق نہیں ہو گی تو پھر اِس کے ساتھ عورت کیونکر حرام ہو سکتی ہے۔

[4] القرآن65۔آیت 1

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

آحادیث سے دلائل:

دلیل1: "أخبرني أبو الزبيرِ، أنه سَمعَ عبد الرحمن بن أيمن مولى عُروة يسأل ابنَ عمر وأبو الزبير يَسمعُ، قال:كيف ترى فِي رجلِ طلَّقَ امرأتَه حائضاً؟ قال: طَلَّقَ عبدُ الله بنُ عمر امرأته وهي حائض على عهدِ رسولِ الله - صلَّى الله عليه وسلم - فسأل عمر رسول الله - صلَّى الله عليه وسلم - فقال: إن عبدَ الله بنَ عمر طَلَّق امرأتَه وهي حائضٌ، قال عبدُ الله: فردَّها عليَّ ولم يرها شيئاً، وقال: "إذا طَهُرَت فَليطَلِّق أو لِيُمْسِكْ" قال ابنُ عمر: وقرأ النبي - صلَّى الله عليه وسلم﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ ﴾- في قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ" [5]-

ابن جریج فرماتے ہے کہ مجھے ابوالزبیر نے خبر دی ہے کہ عبدالرحمن بن مولیٰ عروہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھ رہے تھے اور ابوالزبیر سن رہے تھے انہوں نے کہا کہ جو آدمی دوران حیض میں عورت کو طلاق دے دیتاہے اس کے متعلق آپ کی رائے کیاہے۔ فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیااور کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دورانِ حیض اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فردَّها عليَّ ولم يرها شيئاًرسول اللہ ﷺ نے اسی عورت کو مجھ پر لوٹادیااور اس طلاق کو درست نہ سمجھا۔اور فرمایا:جب عورت حیض سے پاک ہو جائے پھر طلاق دے یا روکے رکھے۔ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کی ابتداء میں طلاق دو"۔ تو اس روایت میں یہ بات نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے اس طلاق کو شمار کیا۔لہذا یہ حائضہ کی طلاق کے وقوع میں صریح نہیں ہے۔

دلیل2: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَلِكَ بِشَيْءٍ[6]۔ عبداللہ بن عبدالملکؒ،ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور کہاعبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:یہ کوئی چیز نہیں۔

لیکن اس روایت کے سند میں خدیج بن معاویہ ہے۔ جس کے بارے میں محدثین نے یہ کلام کیاہے۔"وقال بن معين ليس بشيء وقال أبو حاتم محله الصدق وليس مثل أخيه في بعض حديثه ضعف يكتب حديثه وقال البخاري يتكلمون في بعض حديثه وقال النسائي ضعيف قال أبو عمرو بن خالد جاءنا نعيه قبل وفاة أخيه زهير بسنتين قلت وقال النسائي ليس بالقوي وقال بن سعد كان ضعيفا في الحديث وقال الآجري عن أبي داود كان زهير لا يرضى حديجا وقال الدارقطني غلب عليه الوهم وقال بن حبان منكر الحديث كثير الوهم على قلة روايته وقال البزار سيء الحفظ"۔[7]

یحیی بن معینؒ فرماتے ہیں: "ليس بشيء" یہ ہیچ ہے۔اور امام ابو حاتمؒ فرماتے ہے: کہ اس کا مرتبہ صدق کا ہے اور یہ اپنے بھائی کی طرح نہیں ہے اس کی حدیث لکھی جائے گی مگر اس کے بعض حدیث ضعف ہے۔اور امام بخاریؒ فرماتے ہے:"يتكلمون في بعض حديثه"محدثین اس کی بعض روایات میں کلام کرتے ہیں۔امام نسائیؒ نے بھی ضعیف کہاہے۔ اور ابن سعد: فرماتے ہیں: کہ حدیث میں ضعیف ہے۔ اس طرح امام ابوداؤدؒ فرماتے ہے: کہ زہیرؒ حدیج کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اور امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں: کہ اس پر وہم غالب ہے۔اور امام بزارؒ نے فرمایاہے: کہ اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔

---

[5] سنن ابی داؤد ت الارنوؤط: باب في طلاق السُّنَّةِ:رقم الحديث 2185

[294] أبو عثمان سعيد بن منصور بن شعبة الخراساني الجوزجاني (م 227هـ) سنن سعيد بن منصور: الطبعة: الأولى(1403هـ -1982م) الدار السلفية(الهند): بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ:رقم الحديث1552

[7] أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد، تهذيب التهذيب:ج2،ص 218

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

دلیل3:"عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا يُعْتَدُّ لِذَلِكَ"[8]۔

نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آدمی کے متعلق کہا جو اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دے۔ وہ اس کے لئے شمار نہ کرے۔

جمہور فقہاء کی رائے:

ان حضرات کے نزدیک حیض کی حالت میں یا اُس طہر جس میں عورت کے ساتھ ہم بستری کی گئی ہو، اگر ایسی عورت کو طلاق دی جائے تو وہ طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اور طلاق دینے والا گناہ گار ہو گا کیونکہ یہ طلاق بدعی ہے لیکن اس پر حکم مرتب ہو گا۔" وَذَكَرَ الطَّحَاوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ إذَا طَلَّقَهَا فِي الْحَيْضِ ثُمَّ طَهُرَتْ مِنْ تِلْكَ الْحَيْضَةِ يُبَاحُ إيقَاعُ الطَّلَاقِ عَلَيْهَا"[9]۔

امام طحاویؒ نے ذکر کیا ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی اور پھر وہ اس حیض سے پاک ہوئی تو اس پر طلاق کا واقع ہونا مباح ہے۔ اور بدایۃ المجتہد میں ہے کہ :" من طلق في وقت الحيض فإن الناس اختلفوا من ذلك في مواضع: منها أن الجمهور قالوا يمضي طلاقه"[10]۔ جس نے حالتِ حیض میں بیوی کو طلاق دی تو لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جمہور علماء فرماتے ہیں کہ یہ طلاق جاری ہو گا۔

اور المہذب میں ہے "فدل على أن الطلاق وقع والمستحب أن يراجعها"[11]۔

کہ عبداللہ بن عمر کی روایت اس بات پر دلیل ہے کہ طلاق واقع ہوتی ہے اور رجوع کرنا مستحب ہے۔ اور المغنی لابن قدامہ حنبلی میں ہے:" فإن طلق للبدعة وهو أن يطلقها حائضا أو في طهر أصابها فيه أثم ووقع طلاقه"[12]۔

اور اگر کسی نے اپنے بیوی کو طلاقِ بدعی دیدی اور وہ یہ ہے کہ حالتِ حیض میں یا اُس طہر میں طلاق دی جائے جس میں ہم بستری کی گئی ہو تو طلاق واقع ہو گی اور وہ شخص گناہ گار ہو گا۔ تو جمہور فقہائے اُمت کے نزدیک حالتِ حیض یا اُس طہر میں جس میں صحبت کی گئی ہو طلاق واقع ہوتی ہے۔

جمہور فقہاء کی دلائل:

آیاتِ قرآنیہ

دلیل1: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :" ﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾"۔

یعنی تیسری طلاق کے بعد پہلے شوہر کے لئے بیوی اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔ تو اس آیت میں طلاق کا لفظ ذکر ہے جو کہ عام ہے، ہر قسم یعنی طلاقِ سنی اور بدعی دونوں کو شامل ہے۔

دلیل2: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:" ﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾"[13]۔

---

[8] علي بن أحمد بن سعيد بن حزم ،المحلىٰ بالاثار: كِتَابُ الطَّلَاقِ مَسْأَلَةٌ أَرَادَ طَلَاقَ امْرَأَةٍ لَهُ قَدْ وَطِئَهَا ج9،ص 375

[9] محمد بن أحمد بن أبي سهل شمس الأئمة السرخسي ،المبسوط للسرخسی ج6،ص17

[10] أبو الوليد محمد بن أحمد، بداية المجتهد ونهاية المقتصد ج2 ص52

[11] أبو اسحاق إبراهيم بن علي بن يوسف الشيرازي (م 476هـ) المهذب فی فقه الامام الشافعی للشرازی ،الناشر: دار الکتب العلمیة : ،ج3ص6

[300] أبو محمد موفق الدين عبد الله بن أحمد :المغنی لابن قدامه حنبلی:ج8،ص238

[13] القرآن2-230 - 228

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

کہ طلاق شدہ عورتیں تین قروء یعنی تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ تو اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے کوئی تفریق نہیں فرمائی۔ یعنی یہ طلاق بھی عام ہیں طلاقِ السنی اور طلاقِ محرم دونوں کو شامل ہیں۔ اور طلاقِ محرم والی عورت بھی اس عموم میں داخل ہے۔ تو یہ آیات عام ہے اور عام کی تخصیص دوسری نص یا اجماع کے بغیر جائز نہیں ہے۔

آحادیثِ نبویہ ﷺ:

دلیل 1: حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ "عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا"[14]۔

نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کو کیا تو آپ ﷺ غصہ ہوئے اور فرمایا کہ وہ اُسے رجوع کرے پھر اُسے روکے رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر اُسے حیض آئے اور پھر پاک ہو جائے پھر اگر چاہے تو اس کے بعد اُسے روکے رکھے اور چاہے تو اسے جماع کرنے سے پہلے طلاق دے دے۔ یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ان کا خیال کرتے ہوئے عورتوں کو طلاق دو۔ اور مسلم کی روایت میں ہے "مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا"[15] کہ اسے حکم دو کہ اس سے رجوع کرلے۔ تو "فَلْيُرَاجِعْهَا" میں رجوع کے امر سے معلوم ہوا کہ حالت حیض میں اگر کوئی اپنی بیوی کو طلاق دیں تو یہ طلاق بدعی ہونے کے باوجود واقع ہوگی کیونکہ لفظ رجوع سے معلوم ہوا کہ طلاق واقع ہوئی ہے۔

دلیل 2: ابوداؤد الطیالسیؒ نے ابن ابی الذئب کی روایت نقل کیا ہے۔" عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، «أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَجَعَلَهَا وَاحِدَةً "[16]۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ حائضہ تھی تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے، اور سارا معاملہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے اُسے ایک طلاق قرار دیا۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: "وَهَذَا نَصٌّ فِي مَوْضِعِ الْخِلَافِ فَيَجِبُ الْمَصِيرُ إِلَيْهِ"[17]۔

یہ حدیث حائضہ عورت کی طلاق کے وقوع میں جو اختلاف ہے اس پر نص ہے اس کی طرف لوٹنا واجب ہے۔ اس روایت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جب عورت کو حالت حیض میں طلاق دی جائے تو وہ ایک طلاق شمار ہوتی ہے۔

دلیل 3: "أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ: «لِيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً وَتَطْهُرَ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، فَذَاكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: «فَرَاجَعْتُهَا وَحَسَبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا"[18]۔

---

[14] محمد بن إسماعيل ،صحيح البخارى: بَابُ {وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ ، رقم الحديث 5332

[15] مسلم بن الحجاج ،صحيح مسلم :بَابُ تَحْرِيمِ طَلَاقِ الْحَائِضِ بِغَيْرِ رِضَاهَا: رقم الحديث 1471

[304] أبو داود سليمان بن داود بن الجارود الطيالسي البصرى (م 204ھ) مسند أبي داود الطيالسي: الناشر: دار هجر (مصر): الْأَفْرَادُ عَنْ عُمَرَ ج1، ص68

[305] أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني الشافعي (م852ھ) فتح الباري شرح صحيح البخاري: الناشر: دار المعرفة (بيروت) باب اذا طلقت الحائض تعتدى بذلک ،ج9، ص353

[306] أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب ،سنن النسائى : بَابُ: وَقْتِ الطَّلَاقِ لِلْعِدَّةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ ،رقم الحديث 3391

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور وہ حالت حیض میں تھی تو عمر رضی اللہ تعالیٰ نے بات رسول اللہ ﷺ سے بیان کی اس پر رسول اللہ ﷺ غصے میں آگئے اور فرمایا کہ وہ اس سے رجوع کرے پھر اس کو روکے رکھے یہاں تک کہ اسے ایک حیض آجائے اور وہ پاک صاف ہو جائے پھر اگر اس کے لئے ظاہر ہو کہ وہ اسے طلاق دینا چاہتا ہے۔ تو طہارت کی حالت میں ہم بستری سے پہلے طلاق دے، یہ وہ طلاق ہے جو عدت کے لئے ہے۔ جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے وحی نازل کی ہے۔ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے اس سے رجوع کر لیا۔ اور جو طلاق میں نے اسے دی تھی وہ شمار کی۔ اور یہ حدیث مسند احمد میں ان الفاظ کے ساتھ نقل ہے :"وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً، فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللَّهِ كَمَا أَمَرَهُ"[19]۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی وہ اس کی طلاق شمار کی گئی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے اس سے رجوع کر لیا جیسا کہ آپ ﷺ نے حکم دیا۔ تو اس حدیث سے بھی یہ بات واضح ہوئی کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طلاق شمار کی گئی۔

دلیل4۔ ابن جریج کی روایت ہے کہ :"عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَرْسَلْنَا إِلَى نَافِعٍ ،أَمْ حُسِبَتْ تَطْلِيقَةُ عَبْدِ اللَّهِ امْرَأَتَهُ حَائِضًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً؟ قَالَ نَعَمْ "[20]۔

عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے نافع کو پیغام بھیجا کہ کیا آپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق کو طلاق شمار کرتے ہو جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں دیا تھا تو انہوں نے کہا ہاں۔

دلیل5: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنا مذہب بھی یہی تھا کہ حالت حیض میں دی گئی طلاق واقع ہوتی ہے جیسا کہ اس روایت سے معلوم ہوتی ہے :"عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: مَكَثْتُ عِشْرِينَ سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لاَ أَتَّهِمُ, أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا وَهِيَ حَائِضٌ, فَأُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا, فَجَعَلْتُ لاَ أَتَّهِمُهُمْ, وَلاَ أَعْرِفُ الْحَدِيثَ, حَتَّى لَقِيتُ أَبَا غَلاَّبٍ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ, وَكَانَ ذَا ثَبَتٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ, فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ, فَأُمِرَ أَنْ يَرْجِعَهَا قَالَ: قُلْتُ: أَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَمَهْ, أَوَإِنْ عَجَزَ, وَاسْتَحْمَقَ "[21]۔

ابن سرینؒ فرماتے ہیں کہ میں بیس برس تک اس حال میں رہا کہ مجھ سے ایک غیر متہم شخص یہ روایت کرتا تھا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں تین طلاقیں دیئے اور انہیں حکم دیا گیا کہ اس سے رجوع کر لیں، میں اس شخص پر تہمت نہیں لگاتا تھا یعنی کہ اس نے غلط بیانی کی ہے یا جھوٹ بولا ہے۔ لیکن میں اس حدیث سے بخوبی واقف بھی نہیں تھا۔ پھر میں ابو غلاب یونس بن جبیر الباہلیؒ سے ملا جو ایک مضبوط اور پختہ آدمی تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں ایک طلاق دی تھی۔ انہیں حکم کیا گیا کہ رجوع کر لیں، میں نے کہا کہ کیا اس ایک کو بھی حساب میں شمار کیا جائے گا انہوں فرمایا کہ کیوں نہیں، کیا اگر وہ عاجز ہو گیا اور احمق ہو گیا یعنی اس بناء پر طلاق کو غیر مؤثر شمار نہیں کیا جائے گا۔ لہذا طلاق تو ہر حال میں مؤثر ہو گا۔

تو جمہور فقہاء امت فرماتے ہیں: کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ کئی وجوہ سے طلاقِ محرم کے واقع ہونے کی دلیل ہے۔

1۔ اس میں مراجعت کا حکم ہے کہ "فلیرجعہا"۔

2۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ کہنا "کہ میں نے اس سے رجوع کر لیا اور جو طلاق میں نے دی تھی اُسے میں نے طلاق شمار کیا۔ تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کیسے گمان کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت میں اِسے طلاق شمار کیا جب کہ رسول اللہ ﷺ اُسے طلاق شمار نہ فرماتے ہے۔

---

[19] أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل مسند احمد مخرجا : :رقم الحديث 6141

[20] أبو بكر عبد الرزاق بن همام، مصنف عبدالرزاق بَابُ طَلَاقِ الْحَائِضِ وَالنُّفَسَاءِ ،رقم الحديث 10957

[21] مسلم بن الحجاج ،صحيح مسلم ، بَابُ تَحْرِيمِ طَلَاقِ الْحَائِضِ بِغَيْرِ رِضَاهَا ،رقم الحديث1471

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

3۔جب ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ کیا آپ نے اُس طلاق کو شمار کیا۔تو ابن عمر نے فرمایا کہ کیوں نہیں۔

4۔ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے کیا چیز مانع ہوتی کہ میں اُسے شمار نہ کرتا۔

5۔ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب بھی یہی ہے کہ حالتِ حیض میں طلاق دینے والے کے طلاق کو شمار کرتے۔

دلیل6:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے "عَنْ أَنَسٍ , قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ , قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَنْ طَلَّقَ فِي بِدْعَةٍ وَاحِدَةٍ أَوِ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَلْزَمْنَاهُ بِدْعَتَهُ"[22]۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے فرماتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ یا معاذ!جو طلاقِ بدعی ایک،دو یا تین دے گا تو ہم اس پر اس کی بدعت لازم کر دیں گے۔لیکن یہ روایت ضعیف ہے اس میں ایک راوی اسماعیل بن ابی امیہ القرشی ہے جو متروک الحدیث ہے" إسماعيل بن أمية. ويقال: ابن أبي أمية.حدث عن أبي الأشهب العطاردي. تركه الدارقطني"[23]۔

دلیل7:یونس بن جبیرؒ فرماتے ہے۔" قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَ: «تَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ،» فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا "، قُلْتُ: فَهَلْ عَدَّ ذَلِكَ طَلَاقًا؟ قَالَ: «أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ "[24]۔

کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی جب وہ حائضہ تھی۔اس پر انہوں نے کہا تم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچانتے ہو؟ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی جب وہ حالت حیض میں تھی۔عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے یہ بات ذکر کی۔آپ ﷺ نے اُسے حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کرے پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائے اس وقت اگر وہ طلاق دینا چاہے تو اُسے طلاق دے دے۔(یونس بن جبیرؒ فرماتے ہے) میں نے کہا کیا اسے رسول اللہ ﷺ نے طلاق شمار کیا؟تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: آپ مجھے بتائیں اگر کوئی عاجز ہو اور حماقت کا ثبوت دے تو اس کی عاجزی اور حماقت کی وجہ سے فرض ساقط ہو گا،ہر گز نہیں،مطلب یہ کہ اس طلاق کا شمار ہو گا۔ یونس بن سرین فرماتے ہے:میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا "أَفَاحْتَسَبْتَ بِهَا قَالَ: مَا يَمْنَعُهُ "[25]۔کیا تو نے اسے طلاق شمار کیا تو انہوں نے کہا اس سے کون سی چیز مانع ہے۔

انس بن سرینؒ فرماتے ہے:" سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا» قَالَ: قُلْتُ: احْتُسِبَ بِهَا قَالَ فَمَهْ"[26]۔

میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا انہوں نے کہا:ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اہلیہ کو طلاق دی اور وہ حالتِ حیض میں تھی تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:وہ اس سے رجوع کرے۔میں نے کہا کیا یہ طلاق سمجھی جائے گی تو انہوں نے کہا کہ چپ رہوں پھر کیا سمجھا جائے گا۔اور سنن کبریٰ للبیہقی کی روایت میں ہے کہ:"فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَتَحْتَسِبُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ نَعَمْ"[27]۔

---

[22] أبو الحسن علي بن عمر، سنن الدار قطنی : كِتَابُ الطَّلَاقِ وَالْخُلْعِ وَالْإِيلَاءِ وَغَيْرِهِ، رقم الحديث3944

[23] أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي ،ميزان الاعتدال ط الرسالة ج1 ص221

[24] محمد بن إسماعيل ،صحيح البخاری : بَابُ مَنْ طَلَّقَ، وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ: رقم الحديث: 5258

[25] مسلم بن الحجاج ،صحيح مسلم: بَابُ تَحْرِيمِ طَلَاقِ الْحَائِضِ بِغَيْرِ رِضَاهَا:رقم الحديث، 1471

[26] أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، مسند احمد:رقم الحديث 5504

[27] أحمد بن الحسين بن علي، سنن الكبرىٰ للبيهقي: بَابُ الطَّلَاقِ يَقَعُ عَلَى الْحَائِضِ وَإِنْ كَانَ بِدْعِيًّا :رقم الحديث 14921

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ یہ طلاق شمار کریں گے آپ نے فرمایا: ہاں۔اسی طرح سعید بن جبیرؒ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ "حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ"[28]۔ مجھ پر وہ طلاق شمار کی گئی۔

اور عامر شعبیؒ کی روایت ہے:"عَنْ عَامِرٍ قَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ وَاحِدَةً فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ " فَأَمَرَهُ إِذَا طَهُرَتْ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ الطَّلَاقَ فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ تَحْتَسِبُ بِالتَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقَ أَوَّلَ مَرَّةٍ"[29]۔

عامر شعبیؒ فرماتے ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں ایک طلاق دی تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاکر رسول اللہ ﷺ کو خبر دی آپ ﷺ نے اُسے حکم دیا کہ وہ رجوع کرلے جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو اس کی عدت کی ابتداء میں اُسے طلاق دے دے پھر جو پہلی طلاق دی تھی تو اُسے شمار کرلے۔

اور سنن دار قطنی میں خالد الحذاء کی روایت ہے:"عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ , قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ طَلَّقَ حَائِضًا؟ , قَالَ: " أَتَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ؟ , فَإِنَّهُ طَلَّقَ حَائِضًا, فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , فَقَالَ: قُلْ لَهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا حَاضَتْ ثُمَّ طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ, قُلْتُ: اعْتَدَدْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ , قَالَ نَعَمْ"[30]۔

خالد الحذاء سے روایت ہے فرماتے ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ سے کہا کہ ایک آدمی حالت حیض میں عورت کو طلاق دے دی تو اس کا کیا حکم ہے تو انہوں نے فرمایا: کیا تم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچانتے ہو اس نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اُسے کہو کہ وہ اس سے رجوع کرے پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو چاہے تو طلاق دے اور اگر چاہے تو رکھ لے۔ میں نے کہا کیا تم نے یہ طلاق شمار کی تھی تو انہوں نے کہا: ہاں۔

اسی طرح جمہور فقہاء نے عقلی دلائل سے بھی اپنے مدعیٰ کا اثبات کیا ہے: کہ طلاقِ محرم حرام ہونے کے باوجود اثر مرتب کرتے ہے۔ جس طرح ظہار کا قول گناہ کی بات ہے اور حرام ہے، لیکن اس پر اس کا اثر مرتب ہوتا ہے۔ کہ بیوی کفارہ کی ادائیگی تک حرام ہو جاتی ہے۔ تو اسی طرح طلاقِ بدعی بھی حرام ہے اِس پر بھی اثر مرتب ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بیوی سے رجوع کرلے تو ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

تو جمہور فقہاء و محدثین فرماتے ہیں کہ ان آحادیثِ صحیحہ سے معلوم ہوا کہ دورانِ حیض دی گئی طلاق شمار ہو گی۔

خلاصہ بحث:

مسئلہ مذکورہ میں جمہور فقہاء اُمت کی رائے دلائل کی روشنی میں چند وجوہ سے قوی اور راجح معلوم ہوتی ہے۔

1: جمہور فقہاء کے دلائل مسئلہ مذکورہ میں صریح بھی ہے اور زیادہ بھی ہے۔

2: امام ابن قیمؒ اور ابن تیمیہؒ کے دلائل کم بھی ہے اور ضعیف بھی ہے۔ اور جو صحیح ہے تو وہ مسئلہ مذکورہ کی اثبات میں غیر صریح ہے۔

3: علامہ البانیؒ نے ارواء الغلیل میں لکھاہے کہ: امام ابن قیمؒ کے اس لفظ "وهى واحدة" میں شک صحیح نہیں ہے جیسا کہ فرمایا ہے "وأما قوله فى حديث ابن وهب عن ابن أبى ذئب فى آخره: " وهى واحدة " فلعمر الله , لو كانت هذه اللفظة من كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قدمنا عليها شيئا ولصرنا إليها بأول وهلة , ولكن لا ندرى أقالها ابن وهب من عنده , أم ابن أبى ذئب أو نافع , فلا يجوز أن يضاف إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لا يتيقن أنه من كلامه"۔

---

[28] محمد بن إسماعيل، صحيح البخارى: بَابُ إِذَا طُلِّقَتِ الحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذَلِكَ الطَّلاَقِ :رقم الحديث 5252

[29] أحمد بن الحسين بن علي، سنن الكبرىٰ للبيهقى: بَابُ الطَّلَاقِ يَقَعُ عَلَى الْحَائِضِ وَإِنْ كَانَ بِدْعِيًّا:رقم الحديث 14926

[30] أبو الحسن علي بن عمر ،سنن الدار قطنى: كِتَابُ الطَّلَاقِ وَالْخُلْعِ وَالْإِيلَاءِ وَغَيْرِهِ:رقم الحديث 3893

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

اور جہاں تک ابن وہب کی حدیث کے آخر میں یہ قول ہے، کہ یہ ایک طلاق تھی۔ تو اللہ کی قسم اگر یہ لفظ رسول اللہ ﷺ کے کلام میں سے ہوتا تو ہم اس پر کسی چیز کو مقدم نہ کرتے اور ہم پہلے ہی اسی کی طرف رجوع کرتے لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ یہ ابن وہبؒ نے اپنی طرف سے کہاہے یا ابن ابی ذئبؒ یا نافعؒ کا قول ہے۔ لہذا اس کلام کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا درست نہیں ہے یہاں تک کہ یقین ہو جائے کہ یہ آپ ﷺ ہی کا کلام ہے۔ لیکن علامہ البانیؒ فرماتے ہے کہ امام ابن قیمؒ کا اس کلام میں شک درست نہیں ہے۔ کیونکہ صرف شک کے بنیاد پر اس کو رد کرنا صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ ابن وہبؒ ثقہ راوی ہے اور محدثین کے ثقہ راوی کی روایت کو قبول کرنے میں اتفاق ہے[31]۔

4: حدیث میں "فليراجعها" امر ہے اور امر وجوب کے لئے ہے۔ لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طلاق واقع ہوتی ہے۔

---

[31] محمد ناصر الدين الألباني (م 1420ھ) إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل الناشر: المكتب الإسلامي (بيروت):ج7،ص133-134